مَرکَزُ الاِقتِصادِ الاِسلامی
Islamic Economics Centre
دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
www.iecdawateislami.com

# پارٹنر کا چیز مہنگی بیچ کر اضافی نفع خود رکھنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:IEC-0302 تاریخ:24-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم دو افراد نے مل کر پارٹنر شپ کی ہے، پیسے دونوں کے آدھے آدھے ہیں جبکہ کام صرف میں کرتا ہوں، نفع دونوں آدھا آدھا رکھتے ہیں۔

پوچھنا یہ ہے کہ ہم نے بیچنے کی تمام چیزوں کے ریٹ اپنے طور پر فکس کیے ہوئے ہیں کہ فلاں آئٹم اتنے کا بیچنا ہے اور فلاں آئٹم اتنے کا، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں کسی بھی آئٹم کو فکس کیے ہوئے ریٹ سے زیادہ میں بیچ دوں اور اس کا اضافی نفع خود رکھ لوں، اپنے پارٹنر کو اس میں شامل نہ کروں؟ کیونکہ خریداری سے لے کر نفع کی تقسیم تک ساری محنت میری ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا ریٹ فکس کیے ہوئے آئٹم پر ملنے والا اضافی نفع خود رکھ لینا جائز نہیں بلکہ جتنا اضافی نفع حاصل ہو گا وہ بھی طے شدہ نفع کی فیصد کے مطابق آدھا آدھا آپ دونوں پارٹنرز کے درمیان تقسیم ہو گا۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ شرکتِ عقد میں ہر شریک دوسرے کا وکیل و امین ہوتا ہے، مالِ شرکت میں سے جو بھی شریک کوئی آئٹم فروخت کرے گا وہ فقط اپنی جانب سے فروخت نہیں کر رہا بلکہ اپنے دوسرے پارٹنر کی طرف سے بھی فروخت کر رہا ہے، نفع ہونے کی صورت میں دونوں ہی پارٹنر طے شدہ حصے کے مطابق اس میں شریک ہونگے، لہذا آپ جو بھی آئٹم فروخت کریں گے، آپ دونوں کی طرف سے فروخت ہو گا، اس میں ہونے والے تمام نفع میں دونوں ہی پارٹنر طے شدہ حصے کے مطابق شریک ہونگے۔

پارٹنر کو بتائے بغیر نفع میں سے کچھ مقدار بلا شرکت اپنے پاس رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ کہ آپ دونوں نے مل کر یہ طے کیا ہے کہ فلاں آئٹم اتنے کا بیچنا ہے اور پھر اس سے زائد پر آپ نے بیچا ہو کیونکہ اس طے کرنے سے زائد نفع سے

شریک کا حصہ ختم نہیں ہوا، یہ طے کرنا تو محض نفع کے اندازے کے طور پر ہے، اصل نفع سامان کو بیچنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

## مذکورہ ناجائز صورت کا متبادل جائز طریقہ

پارٹنرشپ میں ورکنگ پارٹنر زیادہ نفع لینا چاہتا ہے تو اس کی جائز صورت یہ ہے کہ باہمی رضامندی(Mutual Understanding)سے اس کے لئے نفع(Profit)کا تناسب(Ratio) زیادہ مقرر کرلیا جائے، یوں ورکنگ پارٹنر کا زیادہ نفع لینا جائز ہو جائے گا۔

باطل طریقے سے دوسروں کا مال نہ کھانے سے متعلق حکم قرآنی ہے:”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ“ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

(پارہ:05،سورہ النساء، آیت:29)

دھوکہ دینے والوں کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”لیس منا من غش“یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دہی کرے۔ (سنن ابی داود، جلد3، صفحہ:272،مطبوعہ بیروت)

بغیر کسی سبب شرعی کے دوسروں کا مال لینے سے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی“یعنی: کسی مسلمان کے لئے دوسرے کا مال بغیر سبب شرعی کے لینا جائز نہیں۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد4، صفحہ61،مطبوعہ بیروت)

## ہر شریک دوسرے شریک کا وکیل وامین ہے

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے:”کل قسم من شرکۃ العقد یتضمن الوکالۃ فکل واحد من الشریکین فی تصرفہ یعنی فی الاخذ والبیع وتقبل العمل من الناس بالاجرۃ وکیل عن الآخر“ یعنی: شرکت عقد کی تمام اقسام وکالت کو متضمن ہیں لہذا ہر شریک تصرف یعنی کسی بھی چیز کو لینے، بیچنے یا لوگوں سے اجرت پر کام پکڑنے میں دوسرے کا وکیل ہوگا۔

شرح مجلۃ للاتاسی میں اس کی وضاحت یوں بیان کی گئی ہے:”یعنی ان کل صور عقود الشرکۃ تتضمن الوکالۃ وذلک لیکون مایستفاد بالتصرف مشترکا بینھما فیتحقق حکم عقد الشرکۃ

المطلوب منه وھو الاشتراک فی الربح"**یعنی: مراد یہ ہے کہ شرکت عقد کی ہر ایک قسم وکالت کو متضمن ہے اور یہ اس لئے ہے تاکہ کسی بھی شریک کے تصرف سے جو کچھ بھی حاصل ہو وہ دونوں کے درمیان مشترک ہو لہذا شرکت عقد کا حکم جو کہ عقد شرکت سے مطلوب ہے یعنی "نفع میں اشتراک"، وہ حاصل ہو جاتا ہے۔**

(شرح المجلۃ للاتاسی، جلد4 صفحہ 257، مطبوعہ کراچی)

در مختار میں ہے: "الشریک (امین فی المال)"**یعنی: مال شرکت میں شریک کی حیثیت امانت دار کی ہوتی ہے۔**

(درمختار مع ردالمحتار، جلد6، صفحہ 489، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: **"شریک کے پاس جو کچھ مال ہے اس میں وہ امین ہے۔"**

(بہارشریعت، جلد02، صفحہ503، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

## ورکنگ پارٹنر کا دوسرے شریک کی رضامندی سے زیادہ نفع رکھنا جائز ہے

فتاوی عالمگیری میں ہے: "لو کان المال منھما فی شرکۃ العنان والعمل علی احدھما۔۔۔ان شرطا الربح للعامل اکثر من راس مالہ جاز علی الشرط"**یعنی: شرکت عنان میں اگر یہ صورت ہو کہ مال دونوں کا ہوگا اور کام ایک شریک کرے گا تو اگر کام کرنے والے شریک کے لئے اس کے سرمائے سے زیادہ نفع مقرر کیے جانے کی شرط کی جائے تو ایسا کرنا، جائز ہے۔**

(فتاوی عالمگیری، جلد2، صفحہ336، دارالکتب العلمیۃ، ملتقطا)

بہار شریعت میں ہے: **"اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا مگر کام فقط ایک ہی کریگا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب سے ہوگی یا برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے۔"** (بہارشریعت، جلد02، صفحہ499، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

**17 محرم الحرام 1445ھ/24 جولائی 2024ء**



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com